غیبت کے گناہ سے توبہ کا طریقہ

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12313

تاریخ اجراء: 27ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/27جولائی2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید دوسروں کی غیبت کر تا رہا ہے اب اسے اس گناہ کا احساس ہوا ہے اور وہ اس گناہ سے توبہ کرنا چاہتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے جن لوگوں کی غیبت کی ہے، کیا ان لوگوں سے معافی مانگنا بھی زید کے لیے ضروری ہے؟ یا فقط توبہ کر لینا کافی ہے؟؟ رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو برائی کے طور پر ذکر کرنا غیبت ہے اور بلا حاجتِ شرعی کسی بھی مسلمان کی غیبت کرنا سخت ناجائز و حرام ہے قرآن و حدیث میں اس کی سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں، یہاں تک کہ قرآن مجید میں غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے پس اس گناہ سے بچنا ہر مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں زید پر لازم ہے کہ صدقِ دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس گناہ سے باز رہے۔ البتہ صورتِ مسئولہ میں زید نے جن لوگوں کی غیبت کی ہے اگر تو ان لوگوں کو اس غیبت کی خبر ہو گئی ہے تو اس صورت میں زید کے لیے توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ ان لوگوں سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے، ورنہ فقط توبہ کر لینا ہی کافی ہے۔

غیبت کی مذمت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (۱۲)" ترجمہ کنز الایمان: "اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔" (القرآن الکریم، پارہ26، سورۃ الحجرات، آیت12)

بہارِ شریعت میں ہے:"**غیبت کے یہ معنیٰ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو** (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) **اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔** ۔۔ قرآن وحدیث میں غیبت کی بہت برائی آئی ہے (لہذا) اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے اس سے بچنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے، بہت کم مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جو چغلی اور غیبت سے محفوظ ہوں۔" (بہارِ شریعت، ج03، ص532، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً وملخصاً)

غیبت کے گناہ سے توبہ کرنے کے متعلق درِ مختار میں مذکور ہے:"إذا لم تبلغه يكفيه الندم وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به"یعنی جس کی غیبت کی ہو اسے اگر خبر نہ پہنچی ہو تو اس صورت میں فقط ندامت ہی کافی ہے ورنہ شرط ہے کہ ہر اس بات کو بیان کرے کہ جس کے ساتھ اِس نے اُس کی غیبت کی ہے۔

(وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به) کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:"أي مع الاستغفار والتوبة والمراد أن يبين له ذلك ويعتذر إليه ليسمح عنه بأن يبالغ في الثناء عليه والتودد إليه ويلازم ذلك حتى يطيب قلبه" ترجمہ:"یعنی استغفار اور توبہ کے ساتھ یہ بیان بھی کرے، اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے سامنے یہ سب بیان کرے اور اس غیبت کرنے پر اس سے معذرت کرے تاکہ وہ اس غیبت سے درگزر کرے، اس طور پر کہ اس کی تعریف وثناء میں مبالغہ کرے اور اس سے محبت کا اظہار کرتا رہے یہاں تک کہ اس کا دل اس غیبت کرنے والے کے بارے میں خوش ہو جائے۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، ج09، ص677، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے:"**جس کی غیبت کی اگر اس کو اس کی خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی ضروری ہے** اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے سامنے یہ کہے کہ میں نے تمھاری اس اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کردو اس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے برئ الذمہ ہوگا **اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے۔**" (بہار شریعت، ج01، ص538، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم